ڈاکٹر سیّدہ جعفر (بھارت)

ابنِ صفی مصلحِ فن

ابنِ صفی اس لیے بھی ایک اچھے جاسوسی ناول نگار ہیں کہ انہوں نے قانون کی عظمت اور سماجی قوانین کی افادیت کا احساس دلانے کی کوشش کی ہے اور وہ اپنے تمام ناولوں میں غیر سماجی عناصر سے برسرِ پیکار دکھائی دیتے ہیں اس لیے اُن کے ناولوں کی سماجی حیثیت سے بھی ——— انکار ممکن نہیں ؛ ———

جاسوسی ناول کی اہمیت یہ ہوتی ہے کہ وہ زندگی کے رنگارنگ اور پُوقلموں تجربات پر محیط ہوتا ہے اور قاری کو ایک ایسی بصیرت و آگہی عطا کرتا ہے کہ اس کی اہمیت کو عملی زندگی میں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہر ادب میں جاسوسی ناولوں کی مقبولیت کا راز اس کے شگفتہ طرزِ تحریر، فکشن کے مؤثر انداز اور پلاٹ کی تنظیم و ترتیب اور اس کی غیر معمولی دلچسپی اور جاذبیت، اس کے مہماتی مزاج اور تحیّر و تجسّس کے عنصر میں مضمر ہوتا ہے۔ اردو کے اکثر نقادوں نے جاسوسی ناولوں کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا ہے جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ایسے ناول کو عصری حسیّت، نئی تکنیک کی کرشمہ سازی، فنی ذکاوت اور جامعیت سے عاری، دوسرے درجے کی ایسی تخلیق تصوّر کیا جاتا رہا ہے کہ جس کا مقصد سستی تفریح ہو۔ اردو میں اچھے جاسوسی ناول نگاروں کے نام اُنگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔

ابنِ صفی، ہماری زبان کے اُن چند ناول نگاروں میں سے ہیں جنہوں نے جاسوسی ناول نگاری کے تقاضوں کو بھی ملحوظ رکھا ہے اور سماجی مسائل کے تناظر میں جُرم اور اس کے محرکات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ابنِ صفی کا ہر ناول، سماج دشمن عناصر کی مجرمانہ سرگرمیوں کو بے نقاب کرتا ہے اور اُن کے غیر قانونی رویّے کے خلاف ایک کھلا چیلنج ہوتا ہے۔ ان کے ناولوں میں ایسے افراد دو صُورتوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ کبھی اپنے صحیح خدوخال کے ساتھ اور

کبھی عظمت و شرافت کے لبادے میں لیکن ابنِ صفی اُن کے "اندازِ قد" سے خوب واقف ہیں۔

بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش
من اندازِ قدت را می شناسم

ابنِ صفی ان کی سیاہ کاریوں کا پول کھول کر انہیں بے نقاب کر دیتے ہیں۔ جاسوسی ناول نگار اپنے قاری کو زندگی کی ایسی وادیوں کی سیر کراتا ہے کہ جن میں دوسرے ناول نگار قدم رکھتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ یہ تحیر، معرکہ آرائی، غور و فکر اور تجسس ابنِ صفی کی کامیابی کا راز ہے، جہاں سچائی کی جیت ہوتی ہے اور باطل اپنے گناہوں اور جرائم کی گراں باری کے ساتھ دفن ہو جاتا ہے۔ یہ جاسوسی ناول کا سماجی اور افادی پہلو ہے جس کو اکثر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

ابنِ صفی نے ۱۹۵۲ء میں الٰہ آباد سے شائع ہونے والے ماہنامہ "جاسوسی دُنیا" میں ناول لکھنے شروع کیے۔ پروفیسر اعجاز حسین نے "اردو ادب آزادی کے بعد" میں ان کا ذکر بڑے اچھے الفاظ میں کیا ہے۔ جاسوسی ناولوں میں ابنِ صفی کی انفرادیت ہے کہ اُنہوں نے اسے مزاح کی چاشنی سے آشنا کیا ہے۔ ہمارے بیشتر ناولوں میں ہم جو کردار، سنجیدہ کردار اور مزاحیہ کردار کا مقام علیٰحدہ علیٰحدہ ہوتا ہے۔ ابنِ صفی نے اپنے جاسوسی ناولوں میں مزاحیہ کرداروں کی پیش کش سے دو مختلف کام لیے ہیں۔ ایک تو تلاش تجسس کے دوران سنجیدگی کے اثرات کو کم کرنے اور دوسرے، پلاٹ میں واقعات کی کڑیاں جوڑنے کے لیے ان کرداروں سے ابنِ صفی نے بڑی چابکدستی سے کام لیا ہے۔

ابنِ صفی کا ایک وصف جو اُن کے جاسوسی ناولوں کی کامیابی کا ضامن ہے، وہ ان کا سنجیدہ طرزِ بیان اور وہ مزاحیہ انداز ہے جس سے قاری کو فطری طور پر دلچسپی ہوتی ہے۔ ابنِ صفی نے اپنے ناولوں کے لیے چند کردار منتخب کر کے ان سے کچھ ایسی خصوصیات منسوب کر دی ہیں جو ہر ناول میں ان کی سیرت کی پہچان بن کر ظاہر ہوتی ہیں۔ قاسم، عمران، فریدی اور حمید ڈھلے ڈھلائے کردار ہیں اور جونہی یہ ناول میں نمودار ہوتے ہیں، ہم ان کے رول اور کارکردگی کا اندازہ لگا لیتے ہیں اور اس کے منتظر رہتے ہیں کہ اس ناول میں یہ کون سی مہم سر کرتے ہیں اور کس مجرم کو قانون کی روشنی میں لا کھڑا کرتے ہیں۔ ان کا قاری ان کے کرداروں سے اچھی طرح واقف ہوتا ہے اور اس موانست نے بھی ابنِ صفی کے ناولوں کی ہر دلعزیزی میں اضافہ کیا ہے۔ اس سے انکار ممکن نہیں ہے کہ ابنِ صفی کو جتنے بے شمار پرستار اور قاری ملے ہیں وہ اردو کے بہت کم مصنفین کے حصے میں آئے ہیں۔

ابنِ صفی کی زبان بڑی شستہ، رواں اور ٹکسالی ہے... بالعموم جاسوسی ناولوں میں طرزِ اظہار کے اس پہلو پر بہت کم توجہ مبذول کی جاتی ہے۔ ابنِ صفی کی معیاری زبان، اُن کے برجستہ مکالمے اور ان مکالموں میں ظرافت کے چٹخارے نے بھی جاسوسی دُنیا کو بے پناہ مقبولیت عطا کی تھی۔ "دشمنوں کا شہر" "خوفناک ہنگامہ" اور "لاشوں کا آبشار" ابنِ صفی کے ایسے ناول ہیں جنہیں ہم جاسوسی ناولوں کی صفِ اوّل میں جگہ دے سکتے ہیں۔

اردو کے جاسوسی ناولوں کے ابتدائی دور میں ظفر عمر کا نام خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ اُنہوں نے "نیلی چھتری" جیسے ناول پیش کر کے دادِ تحسین حاصل کی تھی۔ تیرتھ رام فیروز پوری نے انگریزی کے مشہور جاسوسی ناولوں کو اردو میں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ منتقل کیا ہے۔ ابنِ صفی کا کارنامہ یہ ہے کہ اُنہوں نے طبعزاد جاسوسی ناول لکھے ہیں اور اپنی گرد و پیش کی دُنیا سے ان کا مواد اکٹھا کیا اور اپنے کردار منتخب کر کے اپنے ناولوں میں واقعیت اور حقیقت پسندی کا اضافہ کیا۔

ابنِ صفی نے چند مہماتی ناول بھی اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو انگریزی کے مقبول ناول نگار "رائیڈر ہیگرڈ" کے ناولوں کی یاد دلاتے ہیں۔ ان ناولوں میں ابنِ صفی رائیڈر ہیگرڈ کی طرح ایک مہم پسند انسان نظر آتے ہیں، جن کا ذوقِ جستجو حیرت انگیز انکشافات کا باعث بنتا ہے اور قاری کو ایک نئی دُنیا میں پہنچا دیتا ہے... ابنِ صفی کے ایسے حیرت انگیز ناولوں میں "پہاڑوں کی ملکہ" بھیانک جزیرہ" اور "خونی بگولے" بطور خاص قابلِ ذکر ہیں۔ ابنِ صفی رائیڈر ہیگرڈ سے متاثر نظر آتے ہیں۔ ابنِ صفی، اگاتھا کرسٹی کے ہم پایہ مصنف ہیں لیکن ان کے شاہکار جاسوسی ناولوں کا مقابلہ کانن ڈائل، گارڈنر، ایڈگر ویلس، فلیمنگ اور جیمس ہیڈلے چیز کے ناولوں سے کیا جا سکتا ہے۔

ابنِ صفی اس لیے بھی ایک اچھے جاسوسی ناول نگار ہیں... کہ انہوں نے قانون کی عظمت اور سماجی قوانین کی افادیت کا احساس دلانے کی کوشش کی ہے۔ "جیمس ہیڈلے چیز" کی طرح انہوں نے تلذذ پرستی سے سروکار نہیں رکھا اور مجرم کو قابلِ تقلید ہیرو بنا کر پیش نہیں کیا۔ وہ اپنے تمام ناولوں میں غیر سماجی عناصر سے برسرِ پیکار دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے ان کے ناولوں کی سماجی حیثیت سے بھی انکار ممکن نہیں ہے۔